سُوْرَۃُ صٓ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال31: سورة صٓ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: **سورة صٓ کا تعارف اور مضامین**

اجمالی خاکہ:

سُورَۃُ صٓ مکی سورت ہے۔ اس میں اٹھاسی (88) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ:

سُورَۃُ صٓ کا آغاز حروف مقطعات میں سے حرف "صاد" سے ہوتا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَۃُ صٓ رکھا گیا ہے۔

شانِ نزول:

سُورَۃُ صٓ کے نازل ہونے کا ایک خاص واقعہ ہے۔ ایک مرتبہ قریش کے سردار حضرت محمد رسول اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب کے پاس ایک وفد کی شکل میں آئے اور کہا: اگر حضرت محمد رَسُولُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں تو ہم انھیں ان کے دین پر عمل کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ چناں چہ جب حضرت محمد رَسُولُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مجلس میں بلا کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس مہینے کے سامنے یہ تجویز رکھی گئی تو آپ نے حضرت ابو طالب سے فرمایا: "چچا جان! کیا میں انھیں اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بہتری ہے؟" حضرت ابو طالب نے پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "میں ان سے ایسا کلمہ کہلانا چاہتا ہوں جس کے ذریعے سارا عرب ان کے سامنے جھک جائے گا اور یہ پورے عجم کے مالک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کلمہ توحید پڑھا۔ یہ سن کر تمام لوگ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر ایک کو اختیار کر لیں؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ اس موقع پر سورۃ ص کی آیات نازل ہوئیں۔ (سنن ترمذی: 3232)

خلاصہ:

سُورَۃُ صٓ کا خلاصہ "عقیدہ رسالت کا بیان" ہے۔

مرکزی مضامین

مشرکینِ مکہ کے اعتراضات کا جواب:

سُورَۃُ صٓ میں حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ کی دعوت پر مشرکین مکہ کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

عبرت ناک انجام:

سابقہ انبیاء کرام علیہ السلام کو جھٹلانے والی قوموں کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ:

اس کے بعد سورت کے اختتام تک مختلف انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ ہے، جن میں حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

حضرت ایوب کا معجزہ:

سورۃ صٓ میں حضرت ایوب علیہ السلام کے پاؤں مارنے سے چشمہ شفا جاری کرنے جیسے معجزات کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کا تذکرہ:

سورۃ صٓ کے آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کا بھی ذکر ہے۔ ان کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے شیطان لعنت کا حق دار بنا۔

انسان کا ابدی دشمن:

سورۃ صٓ میں بتایا گیا ہے کہ شیطان انسان کا ابدی دشمن ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں کے سامنے وہ بے بس رہے گا۔

سوال32: سورۃ صٓ کے علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب:

علمی و عملی نکات

سُورَۃُ صٓ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

قرآن مجید سراسر نصیحت:

قرآن مجید سراسر نصیحت ہے، جب کہ اس کا انکار کرنے والے محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہیں۔(سُورَۃُ صٓ:1-2)

راہِ حق میں تکالیف:

اللہ تعالیٰ کی راہ میں انبیاء کرام علیہ السلام کو بھی ستایا گیا۔ ہمیں بھی دین کی راہ میں آنے والی تکالیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔(سُورَۃُ صٓ: 4)

عبرت ناک انجام:

انبیاء کرام علیہ السلام کی دعوت کو جھٹلانے والوں کا دنیا اور آخرت میں برا انجام ہوتا ہے۔(سُورَۃُ صٓ:12-14)

زندگی کا مقصد:

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں کسی چیز کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ ہمیں بھی اپنے مقصدِ زندگی یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ (سُورَۃُ صٓ: 27)

تدبر و تذکر:

قرآن مجید کو سمجھنے کے دو درجے ہیں۔ ایک تدبر یعنی قرآن مجید کی آیات پر گہرا غور و فکر کرنا اور دوسرا تذکر یعنی قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنا۔ (سُورَۃُ صٓ: 29)

اللہ تعالیٰ کو پکارنا:

ہمیں مشکلات اور بیماریوں میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیے۔ وہی مشکلات کو دور فرمانے والا اور شفا عطا فرمانے والا ہے۔(سُورَۃُ صٓ:41-41)

ابدی نعمتیں:

اصل اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں جنت میں ہوں گی۔(سُورَۃُ صٓ:52)

قیامت کا احوال:

قیامت کے دن دین سے غافل رہنما اور ان کے پیروکار جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کے لیے زیادہ عذاب کی بد دعا کریں گے۔(سُورَۃُ صٓ: 59-63)۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال189: سـ
ورة صٓ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

جواب: **وجہ تسمیہ**

سُورَۃُ صٓ کا آغاز حروف مقطعات میں سے حرف "صاد" سے ہوتا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَۃُ صٓ رکھا گیا ہے۔

سوال190: سـ
ورة صٓ کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: **سورۃ صٓ کا خلاصہ**

سُورَۃُ صٓ کا خلاصہ "عقیدہ رسالت کا بیان" ہے۔

سوال191: سو
رۃ صٓ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سُورَۃُ صٓ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- قرآن مجید سراسر نصیحت ہے، جب کہ اس کا انکار کرنے والے محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہیں۔(سُورَۃُ صٓ:1-2)
- اللہ تعالیٰ کی راہ میں انبیاء کرام علیہ السلام کو بھی ستایا گیا۔ ہمیں بھی دین کی راہ میں آنے والی تکالیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ (سُورَۃُ صٓ: 4)

LAST HOPE STUDY

سوال192: سـ
ورة صٓ کے نازل ہونے کا واقعہ مختصراً انداز میں بیان کریں۔

جواب: **شانِ نزول**

سُورَۃُ صٓ کے نازل ہونے کا ایک خاص واقعہ ہے۔ ایک مرتبہ قریش کے سردار حضرت محمد رسول اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب کے پاس ایک وفد کی شکل میں آئے اور کہا: اگر حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے بتوں کو بڑا کہنا چھوڑ دیں تو ہم انھیں ان کے دین پر عمل کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ چناں چہ جب حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مجلس میں بلا کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس میٹنگ کے سامنے یہ تجویز رکھی گئی تو آپ نے حضرت ابو طالب سے فرمایا: "چچا جان! کیا میں انھیں اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بہتری ہے؟" حضرت ابو طالب نے پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "میں ان سے ایسا کلمہ کہلانا چاہتا ہوں جس کے ذریعے سارا عرب ان کے سامنے جھک جائے گا اور یہ پورے عجم کے مالک ہو جائیں

گے۔ اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کلمہ توحید پڑھا۔ یہ سن کر تمام لوگ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر ایک کو اختیار کر لیں؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ اس موقع پر سورۃ ص کی آیات نازل ہوئیں۔(سنن ترمذی : 3232)

سوال193: سد

ورۃ صٓ کے مرکزی مضامین بتائیں۔

جواب:

مرکزی مضامین

سُورَۃُ صٓ کے مرکزی مضامین درج ذیل ہیں:

- مشرکینِ مکہ کے اعتراضات کا جواب
- نافرمان قوموں کا انجام
- انبیاء علیہ السلام کا تذکرہ
- انسان کا ابدی دشمن شیطان

سوال194: ح

ضرت ایوب علیہ السلام کے کس معجزے کا قرآن میں تذکرہ ہے؟

جواب:

حضرت ایوب علیہ السلام کا معجزہ

سورۃ صٓ میں حضرت ایوب علیہ السلام کے پاؤں مارنے سے چشمہ شفا جاری کرنے جیسے معجزات کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

سوال195: سد

ورۃ صٓ میں کن انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

جواب:

انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ

سُورَۃُ صٓ میں درج ذیل انبیاء کرام کا تذکرہ کیا گیا ہے:

- حضرت داؤد علیہ السلام
- حضرت سلیمان علیہ السلام
- حضرت ایوب علیہ السلام
- حضرت آدم علیہ السلام

سوال196: کس

نبی کی بے ادبی کی وجہ سے شیطان لعنت کا حق دار بنا؟

جواب:

انسان کا ابدی دشمن

سورۃ صٓ کے آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کا بھی ذکر ہے۔ ان کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے شیطان لعنت کا حق دار بنا۔ سورۃ صٓ میں بتایا گیا ہے کہ شیطان انسان کا ابدی دشمن ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں کے سامنے وہ بے بس رہے گا۔

سوال197: **قر**

آن مجید کو سمجھنے کے کتنے درجے ہیں؟

جواب: **قرآن کے درجے**

قرآن مجید کو سمجھنے کے دو درجے ہیں۔

- ایک **تدبر** یعنی قرآن مجید کی آیات پر گہرا غور و فکر کرنا
- دوسرا **تذکر** یعنی قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنا۔(سُورَۃُ صٓ: 29)

سوال198: **قیا**

مت کے دن غافل راہنما اور اُن کے پیروکار کس طور ملیں گے؟

جواب: **غافل راہنما**

قیامت کے دن دین سے غافل رہنما اور ان کے پیروکار جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کے لیے زیادہ عذاب کی بد دعا کریں گے۔(سُورَۃُ صٓ: 59-63)۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

xciii. **قرآن مجید کے مطابق دشمنوں کی تمام تر مخالفت کے باوجود غالب آنا ہے:**

(A) اہل مشرق کو (B) اسلام کو (C) اہل مغرب کو (D) اہل روم کو

xciv. **حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا کا نام ہے:**

(A) عبداللہ بن عباس (B) ابونواس (C) ابوطالب (D) ابوجہل

xcv. **قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنا کہلاتا ہے:**

(A) تدبُّر (B) تصور (C) توقع (D) تذکُّر

xcvi. **اصل اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں:**

(A) شہروں میں (B) یورپ میں (C) جنت میں (D) دیہاتوں میں

xcvii. **سُورَۃُ صٓ کے آخر میں کس پیغمبر کا ذکر ہے؟**

(A) حضرت آدم علیہ السلام (B) حضرت ادریس علیہ السلام (C) حضرت نوح علیہ السلام (D) حضرت ھود علیہ السلام

xcviii. **سُورَۃُ صٓ سورت ہے:**

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی و مدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

xcix. **سُورَۃُ صٓ کی کل آیات ہیں:**

(A) 80 (B) 88 (C) 95 (D) 100

c. **سُورَۃُ صٓ کے رکوع ہیں:**

(A) 3 (B) 4 (C) 5 (D) 6

ci. سُورَۃُ صٓ کا آغاز ہوتا ہے:

(A) طٰہٰ (B) یٰسٓ (C) الٓمٓ (D) صاد

cii. پاؤں مارنے سے چشمہِ شفا جاری کرنے کا معجزہ ہے:

(A) حضرت ایوب علیہ السلام (B) حضرت داؤد علیہ السلام (C) حضرت سلیمان علیہ السلام (D) حضرت آدم علیہ السلام

ciii. حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد کا نام ہے:

(A) حضرت ایوب علیہ السلام (B) حضرت داؤد علیہ السلام (C) حضرت سلیمان علیہ السلام (D) حضرت آدم علیہ السلام

civ. حضرت داؤد علیہ السلام کے فرزند کا نام ہے:

(A) حضرت ایوب علیہ السلام (B) حضرت داؤد علیہ السلام (C) حضرت سلیمان علیہ السلام (D) حضرت آدم علیہ السلام

cv. شیطان نے کس نبی کی بے ادبی کرنے سے لعنت کا مستحق ہوا؟

(A) حضرت ایوب علیہ السلام (B) حضرت داؤد علیہ السلام (C) حضرت سلیمان علیہ السلام (D) حضرت آدم علیہ السلام

cvi. انسان کا ابدی دشمن ہے:

(A) مال و دولت (B) جاہ و جلال (C) عہدہ و طاقت (D) شیطان

cvii. ہماری زندگی کا مقصد ہے:

(A) مال و دولت جمع کرنا (B) اللہ کی عبادت کرنا (C) علم حاصل کرنا (D) تجارت کرنا

cviii. قرآن مجید کی آیات پر گہرا غور و فکر کرنا کہلاتا ہے:

(A) تدبر (B) تذکر (C) تصور (D) توقع

cix. قرآن مجید کو سمجھنے کے درجے ہیں:

(A) 2 (B) 4 (C) 6 (D) 8

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

9	8	7	6	5	4	3	2	1
D	C	B	A	A	C	D	C	B
	17	16	15	14	13	12	11	10
	A	A	B	D	D	C	B	A

مشقی سوالات

12۔ درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i. قرآن مجید کے مطابق دشمنوں کی تمام تر مخالفت کے باوجود غالب آنا ہے:

(A) اہل مشرق کو (B) اسلام کو (C) اہل مغرب کو (D) اہل روم کو

ii. حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا کا نام ہے:

(A) عبداللہ بن عباس (B) ابو نواس (C) ابو طالب (D) ابو جہل

iii. قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنا کہلاتا ہے:

(A) تدبُّر (B) تصور (C) توقع (D) تذکُّر

iv. اصل اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں:

(A) شہروں میں (B) یورپ میں (C) جنت میں (D) دیہاتوں میں

v. سُورَةُ صٓ کے آخر میں کس پیغمبر کا ذکر ہے؟

(A) حضرت آدم علیہ السلام (B) حضرت ادریس علیہ السلام (C) حضرت نوح علیہ السلام (D) حضرت ھود علیہ السلام

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

1	2	3	4	5
B	C	D	C	A

13- مختصر جواب دیجیے۔

xxix. سورة صٓ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

جواب:

وجہ تسمیہ

سُورَةُ صٓ کا آغاز حروف مقطعات میں سے حرف "صاد" سے ہوتا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَةُ صٓ رکھا گیا ہے۔

xxx. سورة صٓ کا خلاصہ لکھیں۔

جواب:

سورۃ صٓ کا خلاصہ

سُورَةُ صٓ کا خلاصہ "عقیدہ رسالت کا بیان" ہے۔

xxxi. سورۃ صٓ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب:

علمی و عملی نکات

سُورَةُ صٓ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- قرآن مجید سراسر نصیحت ہے، جب کہ اس کا انکار کرنے والے محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہیں۔(سُورَةُ صٓ:1-2)
- اللہ تعالیٰ کی راہ میں انبیاء کرام علیہ السلام کو بھی ستایا گیا۔ ہمیں بھی دین کی راہ میں آنے والی تکالیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ (سُورَةُ صٓ: 4)

xxxii. سورة صٓ کے نازل ہونے کا واقعہ مختصر انداز میں بیان کریں۔

جواب:

شانِ نزول

سُورَةُ صٓ کے نازل ہونے کا ایک خاص واقعہ ہے۔ ایک مرتبہ قریش کے سردار حضرت محمد رسول اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب کے پاس ایک وفد کی شکل میں آئے اور کہا: اگر حضرت محمد رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہمارے بتوں کو بڑا کہنا چھوڑ دیں تو ہم انھیں ان کے دین پر عمل کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ چناں چہ جب حضرت

محمد رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو مجلس میں بلا کر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اس مہینے کے سامنے یہ تجویز رکھی گئی تو آپ نے حضرت ابو طالب سے فرمایا: "چچا جان! کیا میں انھیں اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بہتری ہے؟" حضرت ابو طالب نے پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "میں ان سے ایسا کلمہ کہلانا چاہتا ہوں جس کے ذریعے سارا عرب ان کے سامنے جھک جائے گا اور یہ پورے عجم کے مالک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کلمہ توحید پڑھا۔ یہ سن کر تمام لوگ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر ایک کو اختیار کر لیں؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ اس موقع پر سُورۃ ص کی آیات نازل ہوئیں۔ (سنن ترمذی: 3232)

14۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

vii. سُورَۃُ صٓ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: تفصیلی سوال نمبر 1، 2

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے۔ ان کی مبارک زندگی کے حوالے سے اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔

جواب:

حضرت ایوب علیہ السلام

سورۃ ص میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اور ہمارے بندے ایوب (علیہ السّلام) کو یاد کیجیے جب انھوں نے اپنے ربّ کو پکارا کہ یقیناً سیطان نے مجھے بڑی اذیّت اور تکلیف پہنچائی ہے۔ (ہم نے ایوب علیہ السّلام سے فرمایا) اپنا پاؤں (زمین پر) ماریے یہ نہانے اور پینے کے لیے (پانی کا) ٹھنڈا چشمہ ہے۔ اور ہم نے اُنھیں ان کے گھر والے عطا فرمائے اور ان کے برابر اور بھی (ایوب علیٰ السّلام کو عطا فرما دیے) اپنی طرف سے رحمت کے طور پر اور عقل مندوں کے لیے نصیحت کے طور پر۔ اور (ہم نے فرمایا) اپنے ہاتھ میں جھاڑو لیجیے اور اس سے ماریے اور قسم نہ توڑیے بے شک ہم نے اُنھیں صبر کرنے والا پایا وہ کتنے اچھے بندے تھے بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔

سوال 2: تحقیق کر کے بتائیے کہ شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لیے کس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔

جواب:

شیطان کے ہتھکنڈے

- شیطان کا سب سے پہلے حملہ انسان کے دل (قلب) میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ (یعنی کوئی خیال پیدا کرتا ہے) وسوسے سے پھر ارادہ بنتا ہے۔ ارادہ نیت بنتا ہے۔ نیت سے عمل بنتا ہے۔ اور عمل بعد میں عادت بن جاتی ہے۔ شیطان کبھی براہِ راست حملہ نہیں کرتا۔ بلکہ ہمیشہ چھپ کے حملہ کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

"اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو دین میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔ شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو یہ تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔"

- برائی کو مزین کر کے دکھاتا ہے۔
- وباؤں کا پھیلانا۔
- بیماریوں کو پھیلاتا ہے۔
- افواہوں کو پھیلاتا ہے۔
- بچوں کو تنگ کرتا ہے۔

- جانوروں کو بہکا کر بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

سوال3: سیرتِ طیبہ کی کتابوں میں سے حضرت محمد رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچاؤں کے نام جمع کر کے لکھیں۔ اس بات کا ملحوظِ خاطر رکھیں کہ ابو جہل آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا چچا نہیں تھا۔

جواب: **نبی ﷺ کے چچا**

نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گیارہ چچا تھے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:

- حارث
- زبیر
- ابو لہب
- مقوم
- حضرت عباس
- مغیرہ
- ابو طالب
- حضرت حمزہ
- غیداق
- ضرار
- قثم

برائے اساتذہ کرام:

سوال1: حضرت ایوب علیہ السلام کا تعارف اور ان کے عظیم صبر کا واقعہ طلبہ کو سنائیں۔

جواب: **حضرت ایوب علیہ السلام**

سورۃ ص میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اور ہمارے بندے ایوب (علیہ السّلام) کو یاد کیجیے جب انھوں نے اپنے ربّ کو پکارا کہ یقیناً سیطان نے مجھے بڑی اذیّت اور تکلیف پہنچائی ہے۔ (ہم نے ایوب علیہ السّلام سے فرمایا) اپنا پاؤں (زمین پر) ماریے یہ نہانے اور پینے کے لیے (پانی کا) ٹھنڈا چشمہ ہے۔ اور ہم نے اُنھیں ان کے گھر والے عطا فرمائے اور ان کے برابر اور بھی (ایوب علیٰ السّلام کو عطا فرما دیے) اپنی طرف سے رحمت کے طور پر اور عقل مندوں کے لیے نصیحت کے طور پر۔ اور (ہم نے فرمایا) اپنے ہاتھ میں جھاڑو لیجیے اور اس سے ماریے اور قسم نہ توڑیے بے شک ہم نے اُنھیں صبر کرنے والا پایا وہ کتنے اچھے بندے تھے بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔

حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحاق کی اولاد میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت کے عہدے سے سرفراز کیا اور خوب مال و دولت اور اولاد سے نوازا تھا۔ آپ کی بہت ساری زمین جائیداد تھی۔ الغرض یہ کہ مال، اولاد اور رزق کی فراوانی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی آزمائش کی کہ مال اولاد دولت سب کچھ ختم ہو گیا۔ حتیٰ کہ آپ کے جسم پر آبلے (زخم) ہو گئے تھے۔ جن میں بعد ازاں کیڑے پڑ گئے۔ اور آپ اس حال میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے وہ جو سب دوست احباب جو کثرتِ رزق میں آپ کے ساتھ تھے۔ آہستہ آہستہ آپ کا ساتھ چھوڑنے لگے۔ سوائے آپ کی زوجہ کے۔ آپ کی زوجہ کا نام رحمت تھا۔ جن کا تعلق حضرت یوسف علیہ السلام سے تھا۔ پھر اُنہوں اپنے رب کو پکارا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ اپنا پاؤں

زمین پر ماریں۔ جب آپ نے پاؤں زمین پر مارا تو وہاں پر پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ آپ حکمِ خداوندی سے اس چشمے کے پانی سے نہائے۔ تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔

سوال2: استغفار کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں طلبہ کو آگاہ کیجیے۔

جواب: **مسلمانوں کا عقیدہ**

انسان بعض اوقات دنیا کی ظاہری رنگینیوں میں کھو کر اپنے خالق و مالک کی رضا کے خلاف کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ اس حال میں انسان کا اپنی غلطیوں، نافرمانیوں اور گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا بہترین دعا قرار دیا گیا ہے۔

توبہ کا مفہوم:

اپنے گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا توبہ کہلاتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلنَّدْمُ تَوْبَةٌ

ترجمہ: ”(گناہوں پر) ندامت و پشیمانی توبہ ہے“ (ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ کو الٰہ ماننے کا تقاضا:

اللہ تعالیٰ کو الٰہ ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔

پسندیدہ بندہ:

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے دل و جان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور استغفر اللہ کا اظہار اور ورد کرتا رہے۔

استغفار کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس سے ہمیشہ اپنے گناہوں کی معافی مانگا کرو۔ ارشاد فرمایا:

وَاسْتَغْفِرُوا اللہَ

ترجمہ: ”اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو“ (البقرہ:۱۹۹)

تعجیل فی التوبۃ:

اگر انسان سے کوئی خطا اور نافرمانی ہو جائے تو فوراً اسے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

ترجمہ: ”اور اپنے رب سے مغفرت کی طرف تیزی کرو“ (آل عمران:۱۳۳)

مستغفر کے لیے خوشخبری:

جو شخص استغفار کرتا ہے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے خوش خبری سنائی ہے۔

طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا

ترجمہ: ”خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار کو پایا“ (ابن ماجہ)

پس ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود مانتے ہوئے اس کی تعلیمات پر عمل کریں اور اسی سے سب سے زیادہ محبت کریں اور اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے اس سے ہمہ وقت معافی طلب کرتے رہیں۔

سوال3: تکبر کے نقصانات کو قرآنی مثالوں سے واضح کیجیے۔

جواب: **تکبر کے نقصانات**

تکبر کے معنی "خود کو بڑا اور برتر ظاہر کرنا" کے ہیں۔ اردو میں اس کے لیے "بڑائی" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔
قرآن مجید کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخلوقات میں سب سے پہلے شیطان نے تکبر کیا اور کہا کہ میں آدم سے افضل ہوں اس لیے اُن کو سجدہ نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا:
"پس تو یہاں سے اتر جا تجھے کوئی حق نہیں کہ تو یہاں تکبر کریں۔ پس نکل جا تو ذلیل وخوار لوگوں میں سے ہے۔" (سورۃ الاعراف:13)
سورۃ الزمر میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔
کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ دوزخ میں نہیں ہے۔ (سورۃ الزمر:60)
ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
"بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورۃ النحل:23)
تکبر کی مذمت میں نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:
"جس کے دل میں رائی برابر بھی غرور اور تکبر ہوگا وہ انسان جنت میں داخل نہ ہوگا۔"
تکبر کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- اللہ کی ناراضی کا سبب ہے۔
- بندے کی نیکیوں کو ختم کر دیتا ہے۔
- جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔
- اُخوت کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے۔
- معاشرے کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔

سوال4: سورۃ صٓ میں آنے والے شکل قرآنی الفاظ کے معنٰی طلبہ کو یاد کروائیں۔

جواب:

قرآنی الفاظ کے معنی

اساتذہ طلبا کی مدد کریں۔

سوال5: طلبہ کو سامنے قرآنِ مجید کے سمجھنے اور سمجھانے کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب:

قرآن مجید کی اہمیت

قرآن حکیم کا معانی و مفہوم:

لفظ قرآن "قراۃ" سے بنا ہے جس کا معنی پڑھنا اور جمع کرنا ہے۔ چونکہ قرآن مجے دبار بار پڑھا جاتا ہے اس لے اسے قرآن کہتے ہےں۔ اصطلاحاً قرآن مجید سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ آخری الہامی کتاب جو اُس نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمدA پر عربی زبان میں وحی کے ذریعے تھوڑا تھوڑا کر کے کم و بیش ۲۳ سال کے عرصے میں نازل فرمائی۔
قرآن کریم بے مثال خوبیوں، ان گنت فضائل اور بے شمار ایسے علوم کا خزینہ ہے جس کا ذریعہ سوائے قرآن کے کوئی اور نہیں اِن اَن گنت فضائل میں سے چند ایک کا جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

افضل واعلیٰ کلام:

قرآن کریم اس ذات کا کلام ہے جو بے نظیر و بے مثال اور سب سے افضل و اعلیٰ ہے لہٰذا اس کا کلام بھی بے نظیر و بے مثال اور سب کلاموں سے افضل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان۔

فَضلُ كَلَامُ اللهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

"اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت (یعنی قرآن مجید کی) تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے" (جامع ترمذی)

قرآن بطور یقینی علم:

قرآن مجید میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ یقینی علم اور حقیقت پر مبنی ہے اور اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ

"یہ وہ کتاب (قرآن مجید) ہے کہ اس میں شک نہیں"۔ (البقرۃ:۲)

حقیقی فلاح کا سرچشمہ:

قرآن مجید پر عمل کرنے سے انسان کو دنیا اور آخرت میں حقیقی فلاح اور کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ اسی لیے یہ کتاب ہر زمانے اور ہر خطے کے تمام انسانوں کے لیے مکمل ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

محفوظ ترین کتاب:

قرآن کریم ایک محفوظ آسمانی کتاب ہے جو آج بھی حرف بحرف اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی تھی چونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لے رکھی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

"بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا اور ہم خود ہی اس کے محافظ ہیں" (الحجر:۹)

جامعیت قرآن:

قرآن کریم میں انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق رہنمائی موجود ہے۔ انسانی زندگی کی حقیقت، خیر و شر، حلال و حرام، اخلاق و آداب نیز معاشرت، معیشت، سیاست، اخلاقیات اور دیگر تمام شعبوں کے متعلق جامع تعلیمات موجود ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِی کِتَابٍ مُّبِیْنٍ

"نہ کوئی تر چیز ہے نہ کوئی خشک چیز مگر اس روشن کتاب میں لکھ دی گئی ہے" (الانعام:۹۵)

معلم قرآن کی فضیلت:

قرآن مجید وہ عظیم الشان کتاب ہے کہ جو اس کو خود سیکھتا ہے یا دوسروں کو سکھاتا ہے وہ عظیم الشان ہو جاتا ہے۔

حضور خَاتَمَ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

خَیرُ کُم مَن تعَلَّمَ القرآن وَ عَلَّمَہ'

"تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا" (صحیح بخاری)

شافع کتاب:

قرآن مجید قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی تلاوت کرنے والے کی شفاعت کرے گی۔ حضور خَاتَمَ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّہٗ یَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَفِیْعاً لِاَصْحَابِہٖ

"قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا۔" (صحیح مسلم)

کثرت قرأت والی کتاب:

قرآن پوری دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے چونکہ یہ کتاب اس قدر اپنے اندر مٹھاس اور خوبصورتی رکھتی ہے کہ بار بار پڑھنے سے اکتاہٹ نہیں ہوتی بلکہ اور پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔

آسان اور عام فہم کتاب:

قرآن مجید آسان اور عام فہم کتاب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کروڑوں حفاظ کے دلوں میں محفوظ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَہَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ

"اور ہم نے قرآن کو آسان کر دیا نصیحت کے لیے پس کوئی ہے جو نصیحت پکڑے" (الْقَمَر: 17)

باعثِ عروج و زوال:

قرآن کریم پر عمل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ عزت و سرفرازی عطا فرماتا ہے اور اس سے منہ پھیرنے والوں کو ذلت و خواری ملتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ: مسلمان جب تک قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا رہے، دنیا میں غالب رہے۔ جب انھوں نے اس کی طرف سے غفلت برتی تو عزت و سربلندی سے محروم ہو گئے۔ ارشاد نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے:

اِنَّ اللہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَاماً وَّ یَضَعُ بِہٖ آخَرِیْنْ

"اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب کچھ لوگوں کو بلند کر دے گا اور کچھ لوگوں کو گرا دے گا" (صحیح مسلم)

رہنمائی کا منبع و سرچشمہ:

یہ کتاب عظیم تمام انسانیت کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ

"رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے" (البَقَرَہ:185)

مدلل کتاب:

یہ ایسی کتاب ہے جو ہر بات دلیل سے پیش کرتی ہے اور اپنے مخالف کو بے بس کر کے ماننے پر مجبور کرتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قد جاءکُم بُرھانٌ من رَبِّکم

"بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی جانب سے مستحکم دلیل آ گئی ہے" (النساء174)

بے حساب اجر کی حامل کتاب:

نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

مَنْ قَرَاءَ حَرْفًامِنْ الْکِتَابِ اللہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشَرِ اَمْثَالِھَا

"جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے گا اس کے لیے اس کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے" (جامع ترمذی)

قرآن مجید سرچشمہ ہدایت، راہ نجات اور دارین میں فلاح و کامیابی کا ذریعہ ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ قرآن کی تلاوت کریں اسے سمجھیں اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں۔

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40منٹ **کل نمبر:25**

سوال57: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (7×1=7)

(xcvii) قرآن مجید کے مطابق دشمنوں کی تمام تر مخالفت کے باوجود غالب آنا ہے:

(A) اہل مشرق کو (B) اسلام کو (C) اہل مغرب کو (D) اہل روم کو

(xcviii) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا کا نام ہے:

(A) عبداللہ بن عباس (B) ابونواس (C) ابوطالب (D) ابوجہل

(xcix) قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنا کہلاتا ہے:

(A) تدبُّر (B) تصور (C) توقع (D) تذکُّر

(c) اصل اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں:

(A) شہروں میں (B) یورپ میں (C) جنت میں (D) دیہاتوں میں

(ci) سُورَۃُ صٓ کے آخر میں کس پیغمبر کا ذکر ہے؟

(A) حضرت آدم علیہ السلام (B) حضرت ادریس علیہ السلام (C) حضرت نوح علیہ السلام (D) حضرت ھود علیہ السلام

(cii) سُورَۃُ صٓ سورت ہے:

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی و مدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

(ciii) سُورَۃُ صٓ کی کل آیات ہیں:

80(A) 88(B) 95(C) 100(D)

سوال58: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ **(5×2=10)**

(lxxxi) سُورَۃُ صٓ کا یہ نام کیوں دیا گیا؟

(lxxxii) سُورَۃُ صٓ کے مرکزی مضامین بتائیں۔

(lxxxiii) سُورَۃُ صٓ کا خلاصہ کیا ہے؟

(lxxxiv) سُورَۃُ صٓ کے نازل ہونے کا واقعہ مختصراً انداز میں بیان کریں۔

(lxxxv) قرآن مجید کے کتنے درجے ہیں؟

سوال59: تفصیلی جواب لکھیں۔ **(8×1=8)**

سُورَۃُ صٓ کی علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

LAST HOPE STUDY